پیش خدمت قوم عرب کے ہاتھو
کی فریاد
حسینی بکسو
اور مصور حقیقت کے خفیہ خیالات قابل قدر کارنامے
بواسطہ اہلبیت گاہ گاہ بغور تامل ملاحظہ فرمایئے
موجود ہیں: سکریٹری حسینی مشن
مطبوعہ الواعظ صفدر پریس لکھنؤ

عالی ہمت مومنین سے التماس ہے

کہ اس کتاب کو مہربانی فرما کر اول سے تا آخر اطمینان
قلب سے ملاحظہ کریں اور کسی جفاکش اہل قلم کی
قلیل عمر میں خدمات قومی ملاحظہ کر کے بجائے داد
دعائے خیر سے اور اپنے حلقہ میں اشاعت سے
محروم نہ کریں اُس کی گراں قدر خدمتوں کو نہی غفلت
ولاپرواہی سے نہ ٹھکرائیں ورنہ نہ خدا اور رسول اور
اہلبیت کے نزدیک قابل شکایت اور نفرت بات
ہو جائے گی۔

سکریٹری حسینی مشن آباد
۱۹۳۵ء

زمانہ میں چند بیکسوں کی فریاد

ہمیشہ بلند رہی ہے

(۱) انبیا کی آواز ہر زمانہ میں اپنی دشمن امتوں کی نافرمانی ایذا رسانی کی وجہ سے بلند ہوا کرتی کہ خدایا یہ کیسے سخت دل اور سرکش ہیں کہ ان پر ہماری نرمی اور خاکساری سے ہدایت کا اثر ذرا نہیں ہوتا۔ اوپر سے ہماری ایذا کے درپے ہو رہے ہیں۔

(۲) **قرآن شریف** نے نازل ہوتے ہی اول فصحاے عرب کے مقابلہ میں عبرتاً یہ صداے ناقدری بلند کی کہ یہ عرب کیسے ناقدرے اور بے حمیت ہیں کہ اپنا عجز اور کلام الٰہی کی فصاحت و بلاغت تسلیم کرتے ہوے بھی اپنے خدا اور رسول کے قائل نہیں ہوتے اور اپنے آبائی طریقوں پر بدستور سابق قائم رہے۔ پھر اُن مسلمان مرد اور عورتوں جوان اور بوڑھوں کی شکایت میں قرآن اپنی آواز بلند کرتا آرہا ہے اور برابر تاقیامت یوں ہی بلند کرتا رہے گا کہ جنھوں نے اسلام لاکر کلام اللہ کی تعلیم حاصل نہ کی یا پڑھ پڑھا کر مٹی کی تہیں چڑھانے کے لیے طاق نسیان پر ایسا رکھا کہ سال بھر میں کبھی نہ دیکھا۔ بس حد ہوگئی کہ رمضان میں بھی چھونے یا جھاڑ پونچھنے کی بھی نوبت نہ آئی۔

تیسری فریاد اُن گمراہ مسلمانوں کے مقابلہ میں ابتداے نزول سے تاقیامت بلند ہو چکی ہے کہ جنھوں نے قرآن کو اُٹھا کے بکر دوست اہلبیت

سے جدا کر کے خود بخود کافی سمجھا اور خود ہی اپنی ضرورت سے بغیر حکم خدا
ورسول تیس چالیس ٹکڑے کر کے پارہ پارہ کر دیا۔ اور مقرر شدہ مفسرین
الٰہی اہلبیت نبوی کو چھوڑ کر کلام ربانی کی آیتوں کے معانی و مطالب خود
اپنی نادان عقل ورائے سے اپنے موافق سمجھنے لگے۔ اور نئے نئے مذہب
ایجاد کر کے خدا و رسول سے منسوب کر کے انپر جھوٹا اتہام لگایا اور خدائے
واحد کے ایک مذہب اسلام کے بھی بہتر ٹکڑے کر کے خود اپنے ہاتھوں پارہ
پارہ ہو گئے اور بحکم خدا تہتر فرقہ کی حدیث رسول سے پروانہ ضلالت ہلاکت
لے کر نجات سے ایمان سے اتفاق و اتحاد سے کوسوں دور جا پڑے۔ خود
کو تباہ کیا اسلام کو بدنام کیا۔

( ) اہلبیت علیہم السلام کی جانب سے ساتھ ہی صدائے ناقدری
پہلے ان کے مقابلہ میں بلند ہوئی کہ جو رسول مقبول کی اطاعت پر
گردنیں جھکا کر نام کو مسلمان بنے تھے تو اہلبیت کی لبغرض اطاعت فضائل
و مناقب سن کر رسول سے اتحادی خصوصیت کی خدمتیں دیکھ کر اپنے رسول
سراپا ایمان پر زبانیں دراز کرنے لگے آنکھیں دکھانے لگے اور حکم رسول سے
دم چرانے لگے۔ اپنے ہی رسول کو محبت اہلبیت میں گمراہ کہنے لگے فضائل
اہلبیت سے نفرت کھانے کا نتیجہ آخری وقت بحالت نزاع تنازع صحبت
رسول سے تا قیامت خارج ہونے کا حکم سن کر بھی باز نہ آئے اور وفات ہوتے
ہی فوراً خلاف اسلام آیات و احادیث کو پس پشت ڈال کر بمقابلہ خدا
و رسول بغاوت و سرکشی دکھانے کے لیے سیدھے سقیفہ جیسے ناپاک فتنہ و شر انگیز

مقام پر واصل ہوئے اور وہاں سے خارج ہونے پر خود کو حاکم اور اہلبیت کو اپنا محکوم اور تابعدار مقبوضات رسول کا مالک و مختار بنا لیا اسپر بھی بس نہ کیا اہلبیت رسول کو بغیر ستائے قتل و غارت کیے دم نہ لیا اُنکے فضائل و مناقب اور معجزات و کرامات کو چھپایا اور اشرفیاں دے دے عالموں سے اپنے فضائل کی سیکڑوں حدیثیں بنوا ڈالیں۔

(۲) اہلبیت کی شکایت اپنے اُن طرفداروں کے مقابل بلند رہے گی کہ جو اہلبیت کو اپنا امام اور حاکم اسلام مانتے ہوئے ولادت و وفات کے زمانہ میں یا اور کسی طرح اُنکی یاد سے غافل نماز روزہ قرآن سے غافل حلال و حرام سے غافل ہو کر شیطانی وسوسوں میں خود کو پھنسا ڈالتے اور دوسری قوموں کے ہم پیالہ و نوالہ ہو کر ظاہری لباس و عمل میں غیر قوما بد قوما کہلانے کو فخر سمجھیں غیر قوموں کی کتابوں کو اخباروں کو بڑے شوق سے خریدیں اور پڑھیں اور اپنی مذہبی کتابوں اور رسالوں سے نفرت کر کے خود کو غیر متعصب دکھائیں یہ عقلمندی نہیں حماقت اور خبط ہے بلا ضرورت خوش اخلاقی غیر جانبداری کا بھونڈا عمل ہے۔ قومی خاندانی ذلت و حقارت ہے۔

یا وہ تنگ نظر بخیل جو اہلبیت کا محب کہلا کر ان کے نام پر پیسہ نہ نکالے اہلبیت کے فضائل مناقب اور حالات کی کتابوں سے پیسہ خرچ کرنے کے مارے ناخوش ہو جائے ہاتھوں کو سکوڑ ڈالے۔ نماز و نیاز سے منہ موڑے۔

( ) عزیزوں دوستوں اور عالموں کے مردے

اپنے اُن چاہنے والوں وارثوں کے شاکی ہونگے کہ جو جائدادیں لے کر مزے کر رہے ہیں اور اپنے بڑوں کے نام پر آٹھویں دن درود و فاتحہ نہ دلائے - غریبوں محتاجوں کو انکے نام پر کھانا نہ کھلائے - ان کی قبروں پر جاکر فاتحہ نہ پڑھے عبرت نہ حاصل کرے - کسی طرح سے یاد بھی نہ کرے -

( ) مسجد اور امام باڑے

غیروں کی مسجدوں کو آباد دیکھ کر ہماری مسجدیں اور امام باڑوں کی فریاد خدا کی جناب میں ان کے مقابل بلند ہوگی کہ جنکے ہاتھوں وقف کا انتظام پہونچ گیا اور اسکو اپنی ملکیت سمجھ لیا ہے - اور بلا خوف و خطر بلا غیرت و حمیت مال خدا کو علانیہ ڈکار جاتے ہیں اور ان لاپرواہ مسلمانوں سے فریادی ہونگے کہ جو اپنے محلہ کی یا شہر و قصبہ کی مسجدوں کو بے نماز اور بغیر چراغ بغیر صفائی کے ویران کر ڈالیں -

( ) قرآن شریف حدیث شریف درود شریف اور اہلبیت شریف اور محرم شریف مجالس و میلاد شریف کے ساتھ مسلمانوں کا عمل تلف شد -

ان کل باتوں کا منظر ہماری جملہ کتابوں میں دیکھو کہ نام کو مسلمان ان تمام باتوں کی شرافت کا اعتقاد رکھتے ہیں مگر طرز عمل ان کا سب کے خلاف ہے - قرآن میں بجائے اہلبیت خود اپنے مطلب کے معنی لگا کر اہلبیت کی خلافت اور افضلیت تمام دنیا پر ثابت کرنے والی حدیثوں کو پس پشت ڈالنے سے توہین رسول کر کے صحابہ ثلاثہ اور شیخین اور انکی دونوں بیٹیوں کے اقوال

اور حرکات کو قول وفعل رسول سے معتبر سمجھ کر بجز پنجتن کے صرف ناموں
سے واقف ہو کر بارہ اماموں کے ناموں سے قطعی ناواقف رہ کر خلاف
حکم رسول ہر دم تحریر کیا تقریر میں اپنی دُم کٹی اور خود ساختہ دم دراز وردو
سے خود کو اور صحابہ کو خوش کرنا۔ آل رسول کے ناموں سے بے خبر رہنا
محرم و مجالس میں لڑنا۔ جھگڑنا مقدمہ بازی کرنا محرم میں عید منانا یہ مسلمانوں
کا عمل شریف ہے۔

علما حکما کی فریاد جو عالم اور حکیم و فلاسفر حکومت کی یاد مگر اہل
زمانہ کی مخالفت سے ناقدری اور کس مپرسی سے گوشہ نشین اور
خانہ نشین ہو گئے یا کہ جن کی تالیف تصانیف ان کی حیات میں چھپ
نہ سکیں اور جو چھپ گئیں ان کو لوگوں نے قدر کے ساتھ نہیں خریدا
تو ایسے لاپرواہ ناقدرے ہم قوم اور ہم مذہب لوگوں کے شاکی فریادی
ہمارے علما اور فلاسفر ہر زمانہ میں رہا کیے ہیں۔

ہر زمانہ میں خصوصاً انگریزی زمانہ میں قریب سو برس سے مذہبی
آزادی پاکر اور گزشتہ زمانوں کے خلفائے و حاکمان اسلام کی مخالفتوں
کو دیکھ کر لوگ عام طور سے مذہبی تبلیغ کو اہلبیت کے حقوق اور فضائل
کمالات پھیلانے کو آسان اُردو میں یا انگریزی میں نہایت ضروری سمجھتے
ہیں لیکن جس وقت صاحبان قلم اچھی سی اچھی اُردو زبان یا انگریزی
میں نہایت واجب الاشاعت رسالے چھاپ کر تیار کرتے ہیں تو جیسا
کہ جیسی چاہیے ان کی اشاعت فوراً ہو جاتی ہے تو ایسی کتابیں تیار

تیار ہونے کے وقت ہمارے برادران ایمانی کا وہ جوش اور ولولہ کہاں تشریف لیجاتا ہے کہ جو کتاب کے تیار ہونے سے قبل بڑے شوق و اشتیاق کے ساتھ آوازہ لگایا جارہا تھا کیا اہلبیت کے فضائل و مناقب کی قدر صرف کانوں سے بلا ٹکٹ مفت سُننے پر اور آنکھوں سے بلا قیمت مُفت کتاب کے دیکھ لینے پر ہونی چاہیئے اور پھر کتابوں کے دام ادا کرنے کے وقت اپنے خلوص اور اشتیاق کو سرد کر دینا چاہیئے -

(ب) مذہبی کتابیں اخبار اور رسالے

غیر قوموں کی رنگ برنگ کتابوں خوشنما رسالوں اور اخباروں سے رشک کھاکر ہمارے قومی پرچے مثلاً اصلاح - شمس - اثنا عشری در نجف شیعہ رسالہ - برہان - اتحاد - سرفراز - الواعظ - اسد - مسلم ریویو - سہیل اور حقائق وغیرہ جد اور مدرسۃ الواعظین امامیہ مشن حسینی مشن اور شیعہ مشن دار تبلیغ دار التصانیف وغیرہ وغیرہ ادارے خدا کے سہارے پر قائم ہو کر جدا جدا غل مچانے اور ہتا سف اسقدر رکھنے میں دریغ نہیں کرتے کہ ہماری زبردست شیعہ قوم باوجود قلیل آمدنی کے ایثار و کرم میں جوش آجانے پر سب سے زیادہ سبقت لیجاتے ہوے بھی نمبر اکثریت تو اپنے مذہبی اخبار اور رسالوں کے خریدار ہی نہیں ہیں اور اگر کسیقدر خریدار ہیں بھی تو انھوں نے صرف ایک رسالہ اور اخبار کی خریداری کو یا کسی ایک مشن اور ادارے کی عمبری کو کافی سمجھ کر اپنی قوم اور مذہب پر یا مالکان اخبار اور صاحبان مشن پر مہربانی کو ختم کر کے مذہبی فرائض سے بہت جلد خود کو

اس قسم کے خیال کے ساتھ حسب ذیل دیگر مضرتناک خیالات راہ تبلیغ میں بڑی رُکاوٹیں پیدا کر کے اپنے اہلبیتؑ کو ناآشنا بنانے لگے۔

یہاں وہ عالی ہمت حضرات مستثنےٰ قابل مدح ہیں کہ جنہوں نے مذہبی خدمت ہی کو اپنا فریضہ کر لیا ہے۔

۲۔ یہ کہ آئے دن اخبار نئے نئے رسالے مقامی انجمنیں اور قومی ادارے بڑھتے جاتے۔ چندہ دیتے خریدار اور ممبر بنتے ناک میں دم آگیا ہے۔

جواب۔ بیشک اُن کا یہ خیال صحیح ہے اُنکی ہمت کے مطابق ہے لیکن اپنے ان قومی چندوں مذہبی اخبار اور رسالوں کی مجموعی رقم کم از کم دس پندرہ بیس کو یا کسی کے تیس چالیس اور انتہی پچاس روپیہ کو اک طرف رکھیے اور دوسری طرف سال بھر کے بقدر آمدنی یا آمدنی سے زیادہ کل ضروری غیرضروری نمائشی فرمائشی اخراجات میں سیکڑوں ہزاروں روپیہ کے کثیر مقدار کو بخوبی جانچیے مقابلہ کیجیے تو وہ رقم بے حقیقت ناقابل ذکر ناقابل فخر نکلے گی۔ لیکن ہماری تنگ نظری سے نہایت افسوس ہے کہ مذہبی کاموں میں یہ قلیل رقم زیادہ ہر اک کو کھٹکتی اور ہر وقت مُنھ پر آتی ہے اور اپنی مرضی سے جملہ لذتوں کی بہت سی خفیہ رقمیں اپنے بیوی بچوں یا دیگر بزرگوں سے چھپا کر جو صرف کیجاتی ہیں تو انپر کبھی افسوس نہیں ہوتا۔

نہ اس بات کا اپنے دل پر کوئی بڑا اثر ہوتا ہے کہ مجالس

ہماری یہ ادنیٰ رقم کہاں کہاں کب تک برحق فائدے پہونچانے والی
کسقدر خدا اور رسول کے نزدیک قابل قدر و قیمت ہوگی اور ہماری نفسانی
لذتوں خواہشوں کی بڑی رقم بجائے قابل وقعت ہونے کے ذلت اور
خجالت اور عقاب کے باعث ہوگی۔

(۲) دوسرے ہندوستان میں چند اخبار چند تبلیغی مشنوں کی مذکورہ
تعداد قوم کے کچھ فردوں پر کیوں ناگوار ہوسکتی ہے جبکہ وہ اپنے مقامی
قصبہ دیہات اور شہروں میں ہر قسم کی دکانوں کو نہیں دیکھتے کہ پہلے ایک
ایک دو دو نظر آئیں پھر جوں جوں ضرورتیں اور آبادی وہاں کی بڑھتی گئی بقدر
آبادی دکانوں میں اضافہ ہوکر ہر قسم کی دوکانیں بجائے ایک ایک کے
دس دس بیس بیس کیا پچاسوں تک تعداد میں بڑھ گئیں جگہ جگہ
ویدوں حکیموں اور ڈاکٹروں کے دواخانے وکیلوں مختاروں عرائض
نویسوں کی نشستگاہیں دیگر قسم کے کارخانے بکثرت ہیں تو کپڑے
چمڑے جوتے بساط خانہ پرچون آٹے دال پان سگرٹ بیڑی تمباکو
اور دیگر اجناس کی دوکانیں بیشمار پائی جاتی ہیں جنکی کثرت نہ
تو خود ہم پیشہ لوگوں پر نہ غیر خریداروں پر شاق ہوئی نہ اسمیں کسی نے
دوسرے کو دکان نہ سرکار کی طرف سے مقررہ تعداد کے سوا بڑھ جانے
پر کوئی قانونی مزاحمت کی گئی ۔ نہ غیر شیعہ قوم کے چھاپہ خانوں
اخباروں مذہبی رسالوں کے بکثرت تعداد ہم پیشہ پر نہ ان کے
خریداروں پر آجتک شاق ہوئی

اور نہ مختلف دوکانوں کے مختلف ذائقے چکھنے والوں نے ایک پیسہ کی
جگہ دس بیسیوں سے زبان کو لذت پہونچانیوالوں نے اپنی زبانوں
کو چکھنے سے اپنے پیروں اور آنکھوں کو مختلف قسم کے کھیل تماشے
دیکھنے سے روکنے کی کوشش کی مگر ان اہلبیت کے مخفی فضائل و
کمالات اور قدرتی اختیارات پھیلانیوالی کتابیں ان کے دوستوں پر
ایسی آزادگی کے زمانہ میں بھی فقط معمولی رقم جیب سے نکلنے کی
خاطر ضرور شاق ہونی چاہئیں کہ جنکے معجزات و کمالات سیکڑوں
برس دشمنوں کے صندوقوں اور قیدخانوں میں مقید و مقفل رہے
اُسکے جواب میں جو یہ کہے کہ بہت سے مشنوں کی کیا ضرورت
ایک مشن یا اخبار و کتب شائع کرنے کا ایک ادارہ کافی ہے تمام
ضروریات کو پورا کرسکتا ہے۔

یہ کہہ سکتے ہیں کہ شخص واحد خواہ وہ کتنا ہی جید عالم ہو اور
دُنیا بھر کے علوم اور فنون کی مہارت بہم پہونچا کر اپنی قوت تقریر سے یا
کہ مختلف مضامین کی تصانیف کے ذریعہ زمانہ بھر کے مخالف اور متضاد
مقاصد اور ضروریات کو ان کے حسب منشا بلا مددگاروں کی اعانت
کے پورا نہیں کرسکتا اور نہ وہ تنہا ہر قسم کے متضاد مذاق کے اخبارات
اور رسالوں کو خود چھپوا کر ان کے شائع کرنے کا ٹھیکہ دار بن سکتا ہے
بس چند تصانیف کو بدقت تمام چھپوا کر بھی شائع کرانے کی زحمتوں

شائع کرنے کا ہرگز نام نہ لے گا۔

لہذا لامحالہ یہی بات بدستور سابق دُنیا کے عمل سے طے پائی گئی کہ مختلف مقامات کے وہ لوگ جنکے رگ و ریشہ میں حمیت و غیرت مذہبی اور خوف الٰہی سما گیا ہو اور خدا اور رسول اور ان کے اہلبیت کا جوش دلوں میں ہر وقت موجیں مارتا ہو وہ اپنے حسب علم و حسب مذاق زمانہ مذہبی خدمات بجالانے کی جو بھی صورتیں ممکن ہو سکیں گی وہ قوم کے سامنے پیش کر دینگے اور اپنا اپنا فرض اور رکانہ منصبی ادا کر دکھائینگے اب بسر و چشم قبول کرنے اور ہاتھوں ہاتھ شائع کرنے کا فرض تو قوم کے قدر دانوں اور اہلبیت کے غمخواروں کے ذمہ باقی رہے گا۔ کہ وہ فوراً بغیر اپنی ذاتی پریشانیوں کی پرواہ کیے بغیر عیب و صواب نکالے اہلبیت کے خاطر قبول کرلیں یا کہ ان کی شہرت دلانے والی چیزوں کو نہ خریدیں اور اپنے ہاتھ کے چند آنوں کو عزیز کر لیا کریں تو خیر انہیں ہماری کیا اپنے اہلبیت کی خفت سمجھی جائیگی۔ جس طرح ہم مجالس میں بغیر ٹکٹ لیئے مفت میں مختلف قسم کے ذاکروں کی تقریروں سے مختلف ذائقے سُننے کے شائق ہوا کرتے ہیں اسی طرح اہلبیت کے کمالات کو اپنی آنکھوں سے کتابوں میں چند آنوں کا ٹکٹ لگا کر دیکھیں پھر دوسروں کو تا حیات دکھاتے رہیں تو یہ بار کیوں ہو جائے گا جبکہ روز کے تھیٹر اور سینما و سرکس کے

بے قیمت کرنے یا ان کے مقابل تماشوں یا دیگر دلچسپ مناظر کے دیکھنے اور سننے کو ترجیح دینے سے ضمناً اہلبیت کی سراسر سُبکی بے وقتی اور قابل شکایت و ملامت بات ہو جائے گی۔

حکما و علما رسابق و حال نے تقریر سے زیادہ تصانیف کو حیات جاوید جانا ہے
تو ہم نے بھی انکے نشان قدم پر چلنے کو مایہ ناز سمجھا ہے

عمدہ تقریر جلد اثر کرتی ہے مگر احاطہ کے اندر یا سننے والوں کے بقدر یادداشت اثر اور اسکا خلاصہ رہجاتا ہے یہ بھی نہیں تو بس اُسکی فقط واہ واہ اور گریہ و بکا یہ ہائے ہائے سب کی زبان پر باقی رہا کرتی ہے۔

لیکن تحریر کا کام جیسا دیرپا ہوتا ہے ویسا ہی دقت طلب ہوتا ہے اور لوگوں کے سامنے جانے اور میدان نبرد میں آنے کے لیے ہر اک استعداد سے پیسہ خرچ کراتا ہے تو یہ تصانیف کا کام ہر اک کے دلوں پر گراں گزرتا ہے۔ اور اچھے اچھے قابل قدر اہل قلم علما فضلا اور فن کے واقفکاروں نے اپنی مجبوریوں سے یا کہ فوراً مقبول عام نہونے سے مجبوراً ہاتھ کھینچ لیا ہے جس سے اہل قلم کی تعداد مختلف مقامات پر اب بھی گنی چنی دکھائی دیتی ہے پھر بھی ان کی تصانیف لوگوں سے سنبھالی نہیں جاتی اور فقط ٹکا اپنا خرچ ہونے کی وجہ سے بجائے قدر و منزلت کے ناقدری انگشت نمائی یا نکتہ چینی ہونے لگتی ہے اپنوں کے علاوہ مذہبی کام کرنے والوں کا

زمانہ سدا سے خواہ مخواہ مخالف ہوجاتا اُسکو ستانے اور قتل کرنے پر آمادہ تیار ہوجاتا ہے۔ تو سچ بتائیے کہ ایسے کرّے کام میں کون ہے جو پڑے گا جسے کہ جان اور مال دونوں کا اندیشہ قطعی نہو گا۔ تب تو ہم نے بجاے صحرائی و سکنائی جائداد مول لینے کے خدا اور رسول کو خوش کرنے کے لیے ان کے اہلبیتؑ کے حقوق کا دشمنوں سے مظاہرہ مطالبہ کرنے کے لیے اپنی جان و مال نذر کر کے یہ مذہبی دُکھ یا سکھ مول لیا ہے یا کہ عشق اہلبیتؑ کا سودا کیا ہے۔

حسینی مشن کی خدمت اہلبیت کی خدمت ہے

یہ مشن مخصوص کسی شہر سے نہیں۔ ہے اسوقت تک اٹاوہ سے آواز بلند کیجا رہی ہے تو پھر کسی دوسرے شہر سے جہاں اُسکے لیے سامان فراہم ہوگئے وہاں سے آواز خدمت لگادی جائیگی۔ امامیہ مشن لکھنؤ شیعہ مشن لکھنؤ ادارہ تبلیغ اور دار التصانیف اور شیعہ اخباروں کو اس سے خصوصیت ہے اور اسکو سب سے اتحادی تعلقات ہیں مقصد سب کا خدمت اسلام ہے اور وہی خدمت بعینہ خدمت خدا اور رسول اور اہلبیت ہے۔

سال میں چار یا پانچ رسالے چھپے تو ان کی قیمت عہ ہوگی محصول ۱؎ رجسٹری ۳ر اسکو خواہ چندہ ممبری سمجھ کر پہلے روانہ کر دیجئے یا کتابیں بھیجنے پر بذریعہ وی۔ پی ادا کیجئے۔ ایک ہی بات ہے۔ یوں اہلبیت کے فضل و کمالات دُنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے جو رقم جس مد سے دینی خدمت کی اجازت

میں دیجائیگی وہی قبول کی جائے گی۔

(ز) کتابوں کی اشاعت کرنا قیمت وصول کر کے بھیجنا ہر اک ممبر کا فرض اوّلیں ہے۔

ہر رفیق کار اور رضا کاران اہلبیت سے استدعا ہے کہ اپنی خدمت اور اسکی خدمت کو بعینہ خدمت اہلبیت سمجھ کر اپنے فراہم کردہ ممبروں کو ٹہر سے ممبر بنا کر ان کے نام اور پتوں سے مطلع فرمائیں۔

ہماری ناچیز خدمات کا اقرار

جن ممبروں اور سرپرستوں نے ہماری خفیہ خدمتوں کو نہایت قدر و منزلت سے دیکھا اور منگا کر شائع کیا ہے ان سب کے ناموں کی یہاں گنجائش نہیں۔ سردست عجلت میں چند قدردان حضرات کے نام فخر کے ساتھ تبرکاً پیش کرتا ہوں۔

علماء لکھنؤ میں جناب مولانا مولوی سید نجم الحسن صاحب قبلہ و جناب مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ۔ جناب مولانا مولوی سید آقا حسن صاحب قبلہ مرحوم و جناب مولانا مولوی سید سبط حسن صاحب قبلہ مرحوم و جناب مولوی محمد رضا صاحب مرحوم۔ جناب مولوی سید محمد ہارون صاحب قبلہ مرحوم جناب مولوی سید محمد سبطین صاحب قبلہ پروفیسر کالج لدھیانہ۔ جناب مولوی مرزا احمد علی صاحب امرتسری و جناب مولوی سید شبیر حسن صاحب قبلہ و جناب مولوی سید شبر صاحب قبلہ نوگانوی

جناب مولانا مولوی سید علی نقی صاحب قبلہ سرپرست امامیہ مشن - جناب مولانا علامہ ہندی صاحب قبلہ دام برکاتہ سرپرست دار تبلیغ لکھنؤ - اور مسلم ریویو انگریزی رسالہ کے ایڈیٹر و سب ایڈیٹر - جناب سکریٹری صاحب امامیہ مشن لکھنؤ نے بھی اپنی ایجنسی میں کتابوں کو لیا ہے - جناب سید اولاد حیدر صاحب فوق بلگرامی مصنف تواریخ ائمہ و تالیفات کثیرہ -

مولوی سید کلب عباس صاحب وکیل سرکار نے اپنی تقاریر میں اور محرم نمبر سرفراز ۱۳۵۴ھ میں ہماری خدمتوں کا اقرار کیا ہے -

اخبار سرفراز - اسد - سہیل - الواعظ - درنجف سیالکوٹ - البرہان - اثنا عشری - اخبار شیعہ لاہور کے ایڈیٹر صاحبان - جناب مرزا گلزار حسین صاحب کیانی ڈی ایس پی پشاور صوبہ سرحد - جناب سید سعید حیدر صاحب انسپکٹر - علاقہ دکن - جناب مرزا محمد بہادر صاحب یاور جنگ آصف آباد - جناب سید افتخار حسن صاحب سشن جج کانپور وغیرہ وغیرہ حضرات کا ذکر کہاں تک کیا جائے -

اس مشن کی تصانیف شدہ ذخیروں کو ۱۳۱۲ھ ۱۹۱۰ء سے قریب پچیس برس ہو چکے جس کی پہلی خدمت بصورت اشتہار صبح قیامت کے آغاز ہاتف غیبی کی آواز سے ۱۳۱۰ھ ۱۹۱۰ء میں دہلی سے ظاہر ہوئی اور تمام بڑے شہروں میں وہ باآخر مضمون لوائے حمد کا طغرا بنا کر آویزاں کرایا گیا -

پھر ۱۳۱۳ھ ۱۹۱۲ء میں قانون قدرت آیات اخلاقی کا یا ترجمہ مجموعہ علمائے فرنگی محل بعض علمائے شیعہ کی تقاریظ سے چھپا کر شائع کیا جو سلام

بچوں کا رسالہ چھپوا دیا۔ قانون قدرت کے بہت سے حصے تیار ہوئے مگر چھپ نہ سکے۔ ۱۵ اور ۱۶ء سے دیگر فلسفیانہ تصانیف کی ایک دم ابتدا ہوئی صبر و شجاعت۔ تکلیف اور غم اور گریہ و بکا کے رسالے لکھے حق و باطل خیر و شر کی مکمل تحقیق کرنے والا مرقع عالم رسالہ تیار ہوا۔ اور وقتاً فوقتاً دیگر مضامین اور رسالے تیار ہو کر بہت سی تعداد میں ہو گئے پھر طباعت کا کام دوبارہ مدت بعد ۱۹۳۲ء سے شروع کر کے اس تبلیغی مقصد کا نام حسینی مشن قرار پایا آسانی اشاعت کے لیے ممبری کی استدعا کی اور خدا کا شکر ہے کہ ممبر اور بعض سرپرست بھی ہونے لگے۔ لوگ اس خدمت اہلبیت کو اپنا فرض منصبی سمجھنے لگے۔ کیوں نہ ہو ؎ سرکار حسینی میں ہے حصہ سب کا۔ دینی خدمت میں اعانت و امداد میں ہمیں نہ بھولیے۔ رفیق کاری رضا کاری کی خدمت انجام دیتے وقت ہمیں نہ چھوڑیے۔

ناچیز سکریٹری

دوسرا مقصد

حیات جاوید

عالی ہمت زندہ دل بہادروں کو چاہیے کہ وہ اک محنتی جفاکش کے قیمتی وقت کی قدر کریں اُسکی پر درد آواز پر ہم آواز ہو جائیں۔ حکیم مطلق نے انسانوں میں ایسے جوہر عطا کیے ہیں کہ جنکو با قاعدہ

کامل ہو سکتا ہے اگر وہ زندگی کے اعلیٰ مقصد روحانی کی تکمیل کرنا چاہتا
ہے تو کھانے پینے کی فکروں سے آزاد ہو کر گوشۂ عافیت میں بیٹھے یا تو وہ خدا
کی عبادت کرے یا یہ کہ خدا کے خاص بندوں کے محض حقوق اور فضل
و کمالات کو اپنوں پرایوں میں پھیلا کر حیات جاوید کا سامان مہیا کرے
تو وہ کر سکتا ہے اور خود کو حقیر اور دوسروں کو اپنے سے اچھا سمجھ سکتا ہے اور
اگر زندگی کے ادنیٰ مقصد (یعنے دنیاوی جسمانی ترقی) کی طرف رخ کرنا
چاہے تو جسم کو ورزش سے طاقتور بنا کر یا کہ مختلف کمالات کا نمونہ
بنا کر یا کسی صنعت و حرفت کے فن میں مہارت کر کے یا تجارت و زراعت
اور ملازمت میں ترقی کر کے بہت کچھ شہرت اور دولت حاصل کر سکتا ہے
پہلے مقصد روحانی یا کہ مذہبی خدمت کو ہزاروں میں دو چار
لوگ ادا کرنے والے ہوں گے لیکن زندگی کے ادنیٰ مقصد کی طرف
دن رات سب ہی متوجہ ہو کر خود کو عزت دار بشاندار اور دوسروں کو
عیب دار اور اپنا تابعدار بنانا چاہتے ہیں۔

لوگوں کی آن بان عزت و شان فقط باہر والوں کے لیے اپنی
ڈیوٹی کے اوقات تک ختم ہے جہاں گھر میں آئے تو بیوی بچوں عزیز
قریب نوکر چاکر دوست احباب نے اُن کی نمائشی شان کا خاتمہ کر دیا۔
جواہرات اور سونے چاندی کے زیورات صحرائی سکنائی جائداد
جسقدر بھی پیدا کرو اور ان سے جسقدر بھی اپنی شان بنانا چاہو تو
انھیں کے سامنے بنا سکتے ہو کہ جنکو تم اپنی یہ تمام چیزیں دکھا سکتے ہو

اور جنکو تم ان کا ذائقہ چکھا سکتے ہو پھر اگر وہاں سے کچھ دور ہٹ کر کسی
دوسرے ناواقف سے ہزار قسمیں کھا کھا کر اپنے کو دولتمند لکھپتی بتایا
کرو اور اپنے تمام عیش و عشرت کے مزوں کو اپنے گھر کے جواہرات اور
زیورات کو جتنایا کرو تو وہ ہرگز اعتبار نہ کرے گا اور قسمیں کھانے والے
کو جھوٹا اور بے اعتبار ہی سمجھے گا۔ اور اگر مان بھی لے گا تو یہ کہہ کر
کہ آپ اپنے گھر کے رئیس ہوں ہوا کریں تو ہم کیا جانیں۔ ہیں کیا آپ نے
خود مزے اُڑائے ہوں گے۔"

اس قسم کے عبرتناک تازیانوں سے اثر لے کر بجائے زر و زیور اور
جائداد فراہم کرنے کے ایسی باتوں کی طرف عالی ہمتی کی کہ جو دنیا اور دین
میں نام اور نیک انجام کام دکھانے والی ثابت ہوئی ہیں۔

جن باقیات الصالحات کی طرف اسلام کے نامور علماء و حکماء مفسرین
و محدثین اور مورخین نے ہر زمانہ میں توجہ کی ہے اور اپنے بعد والوں کو
عالم اور باخبر انسان بنانے کے لیے عربی فارسی اُردو انگریزی زبانوں
کی کتابوں کی یادگاریں چھوڑ گئے اگر پہلے لوگ ہر زمانہ میں کتابوں کا
ذخیرہ جمع نہ کر جاتے تو سچ بتائیے کہ بعد والے عالم فاضل وکیل بیرسٹر
واعظ اور لکچرار کیسے بنتے۔

اس تحریری کام کرنے والے کو نہایت بےفکری اور دماغ کے صحیح ہونے
اور سب سے جدا ہو کر گوشۂ عافیت میں بیٹھنے کی ضرورت ہے جبکہ اُسکو کل
باتیں ایسی آگئیں تو پھر اُسکو اطمینان سے سوچنے اور بات میں نئی بات

پیدا کرے اور مذہبی باتوں کو زمانہ کے موافق دکھانے کی ایسی کوشش کی کہ جیسی چاہئے۔

پھر وہ نہ اپنے نقصان کی پرواہ کرتا ہے نہ زمانہ کی ناموافقت اور دل لگی اُڑانے سے تاؤ کھاتا ہے۔ بس ایسا ہی آدمی کام کرسکتا ہے کہ جو مذہبی خدمت اہلبیتؑ کو اپنا فریضہ سمجھ لیتا ہے۔ پس بلا مدد غیرے بلا کسی اذیت و نقصان کے اور مخالفت زمانہ کے پرواہ کیے اپنے تھوڑے سے وقت میں پچاس سے زائد رسالے بیس برس کے عرصہ میں تیار ہو چکے ہیں جنمیں بعض فلسفہ حُسن و عشق تین چار سو صفحہ سے اور فلسفہ محبت چھ سو سات سو صفحہ سے کم نہیں چھپنے والے ہیں۔ اور اگر دو چار ہمت ور طاقتور احباب اپنے دماغ سے اپنے قلم سے اپنی آوازوں سے اپنے روپیہ کی مدد سے ذرا ہم آواز ہوجاتے تو اُسوقت دُنیا والے دیکھتے کہ کام یوں کیا جاتا ہے اسکو یوں خوشنما بنایا جاسکتا ہے۔ اور شخص واحد ہی کا تھوڑا سا کام قابل تعریف قابل قدر مانا جاسکتا ہے جسکو اکثر واقف کاروں نے بہت کچھ مان لیا ہے۔

اور یوں جہاں چار مددگار جمع ہو گئے ہر اک نے مختلف آوازیں اخباروں سے اپنی زبانوں سے ملنا ئیں روپیہ پیسہ کی مدد ہو گئی تو پھر ان کا کام شہرت پاکر بہت جلد قابل قدر آپ ہو جایا کرتا ہے۔

پس ہم اپنے قدرشناس ناظرین سے اُمید رکھتے ہیں کہ وہ اس

دیگر بھائیوں کی طرح آپ بھی ہمارے ہم آواز ہو جائیں اور جہاں اپنے اخلاق و کرم سے اپنے کسی مذہبی ادارہ کو مدد پہونچاتے ہوں وہاں ہم کو بھی محروم نہ کریں اہلبیت کی خاطر مختلف مذاق کے مذہبی تبلیغی رسالوں کو منگا کر کسی کام کرنے والے کی جدت اور ذہانت کو اور زمانہ کی ضرورت پر مذہبی رنگ کو خود ملاحظہ کرلیں اور دوسروں کو دکھائیں۔ اگر بالفرض آپ کو ان معلومات کی ضرورت نہ ہو تو آپ دوسروں کو اپنے اہلبیت کے حقوق اور کارنامے طرح طرح دکھانے میں ہرگز غفلت نہ کیجیے اور بے حقیقت پیسہ کا منھ نہ دیکھیے۔

راقم مصور حقیقت

زوار خاکسار ابن حاجی سید رضی صاحب مرحوم مغفور

بڑے ضخیم تبلیغی رسالوں میں تین سال کے اندر اسقدر رسالے چھپ گئے جو کہ اپنے خریداروں کی جانب عبرتاً نظر کر رہے ہیں۔

جنمیں تیرہ جودہ موجودہ رسالے بجائے عہ؎ کے صرف دو روپیہ (عہ) میں بھیجے جا سکتے ہیں محصول ڈاک ۸؍ پیکنگ اور رجسٹری ۳؍

(۱) کارنامہ محرم

غم کی عالم ہستے

تاقیامت یادگار باقی رہنے کو خوشی اور غم کے جدا سامان دکھا کر سُنی و شیعہ کی تعزیہ داری کا

دور کرنے کی اصلاح بتائی ہے مجلس ماتم تابوت و علم کے تاریخی حالات اور انکی یادگار کو غیر قوموں کی یادگاروں سے انکے اقوال سے ثابت

(۲) **حقیقت ثقلین فلسفہ قرآن و اہلبیت** | قرآن اور اہلبیت کی

حقیقت و واقعیت کو انکے معجزہ ہونے
کو قرآن میں تغیر اور تحریف کے ہونے کو
ان دونوں کے ساتھ یعنی قرآن
شریف حدیث شریف درود شریف
اور اہلبیت شریف کے ساتھ مسلمانوں
کے برتاؤ کو انکے نتیجہ کو انکے آداب کو
اور جلانے کی حقیقت کو دواد ضاد کی
سب سے نئی تحقیق کو مع نتیجہ عیاں
کیا ہے۔ قیمت ۲ر

(۳) **شان صبر** | یہ دُنیائے اسلام

میں پہلا رسالہ ہے جو قدرتی مدد
چودھویں صدی میں نمایاں
ہوا ہے جس سے خدا و ملائکہ انبیا
و اولیاء اللہ کے اصحاب کربلا کے
شان صبر کا جدا منظر ہر اک
دیکھ سکے انکے صبروں میں ہدا سے
لگانے کی ہر اک کو طاقت اور

ہمت ہو سکے صبر کی آلی بان
صبر کی شان جامعیت کو ہر چیز
میں دیکھ سکے انبیا کے مقابلے
فقط حسینؑ کے شان صبر کا اُسکی
قدر و قیمت کا اپنا پرایا معائنہ
اور موازنہ کر سکے۔ جناب سلطان
المحققین جناب مولانا مولوی محمد سبطین
صاحب نے تقریظ میں پہلا رسالہ
لکھدیا ہے اور دیکھنے والوں نے
عجیب غریب سمجھا ہے ۴ر

(۴) **فلسفہ مذہب حقیقت اسلام**
مذہب کی حقیقت اسلامی اصول دین
کی واقعیت خدا کی وحدانیت کا
ثبوت اسلام کے تہتر فرقوں میں
حدیث ثقلین و سفینہ ایک اسلام
حقیقی کا مذہب خدا و رسول اور
اہلبیت کو ناجی دکھا کر باقی مسلمانوں
کے بہتر مذاہب کو حدیث رسول

معہ رسالہ جدید انقلاب حُسن
قابل دید۔ فیشن جدید کا خاکہ اُڑایا
ہے۔ قیمت ۲ر

(۵) تصوف نمبر ۱ ارواح تصوف میں ہلچل
یہ رسالہ معہ اپنے دوسرے نمبر کے تصوف
کے تمام اصول و فروع کو بے بنیاد
تمام لغو اور ہوائی باتوں کا معجون
اور مربہ بنا کر اک دلچسپ اور جدید
عنوان سے پیش کیا ہے۔ ہر چہ ہست
ہمہ اوست اور جذب فنا فی اللہ
وصال اور دیگر عقائد کی خوب
حقیقت دکھائی ہے۔ قیمت ۱ر

(۶) تصوف نمبر ۲ تاریخی منظر
تاریخی اقوال سے تصوف
اصطلاحوں کو امام غزالی کی دیگر
مسلمین کی اہلبیت کے ساتھ محبت
وخصوصیت کو طریقہ بیعت کو عشق
حقیقی و مجازی کی حد حقیقت کو

دلچسپ عبارت میں دکھایا ہے ۱ر
یہ دونو رسالے اپنے رنگ میں پہلے ہیں

(۷) اسلامی صحیفہ قرآن کی ریڈر باتصاویر
اسمیں وہ آیات جو
اصول اور فروع اسلام نماز روزہ
وضو اور غسل تیمم وغیرہ انسانی اخلاق
کو مجالس کے مکان کے آداب کو
پردہ وغیرہ کی آیات کو اہلبیت
کی فضیلت کو با ترجمہ دکھایا ہے
بجائے ۲ر کے ۱ر

(۸) اسلامی بچوں کا نیا قاعدہ
باجائز تصاویر۔ ۱ر
مسلمانوں کے تمام مروجہ قاعدوں
میں بآسانی مختصر مقفے الفاظ سے
جلد ترقی کر کے قرآن کی بآسان
تعلیم دلانے والا پہلا ہے۔ ۱ر

حقیقت کعبہ
اسمیں تاریخ کعبہ
کے بعد علی کی ولادت کا ہونا
ان کے ہاتھوں بت شکنی ہونے سے

امامت خلافت کے مرتبوں کو
فلسفیانہ اور تاریخی اصول سے
پیش کیا ہے ۔ ۱۳ رجب یوم ولادت کو
مختصر حالات مع قصائد پڑھنے کے
جدا ہیں ۔ ۸ر

(۱۰) حقیقت سادات اہلسنت و معرفت اہلبیتؑ کی کتابوں
سے شان اہلبیت اور شان
سادات دکھائی ہے یہ وہ کتاب
ہے کہ شیعہ قوم سادات جسقدر بھی
فخر کرے سو زیبا ہے اور سنی سادات
اہلبیت سے قریب ہونے کے جتنا دور
سمجھیں اتنا کم انہیں ثابت کیا ہے
کہ مذہب شیعہ تمام انبیا۔ رسول اور
آل رسول جیسے سادات کے مسلک کا
نام ہے اور شیخ مغل پٹھان جو شیعہ
ہو گا وہ آل رسول سادات کے
مذہب پر ہوگا باقی خود ساختہ مذہب
سنت صحابہ پر عمل کرنے والے اپنے
دادا علیؑ کی خلافت دادی فاطمہؑ
کے حقوق فدک بجائے ان کے
غیروں کو دلا کر راضی ہونے
والے پسر نوح کی طرح بحکم خدا
ناخلف ثابت ہوں گے خواہ
وہ خود کو بہ فخریہ سادات آل
رسول کہیں یا کہ شیخ مغل
پٹھان ہی بنے رہیں ۔

قیمت ۵ر محصول ۱ر

(۱۱) ناواقف مرد عورتوں کے لئے بارہ امام چودہ معصوم کے حالات

یہ کتاب کیا ہے اسلامی اصول
کی اور ائمہ کی معرفت کا
آلہ اور ناواقفوں کو خبردار
ہشیار بنانے کیلئے دو لڑکوں کا
کا مکالمہ ہے ۔ جسکے مختصر تاریخی
حالات سے چند ساعت وقت
صرف کرکے واقف ہوجائیے

قیمت ۲۰ر کاغذ رنگین ...۳۰ر

(۱۲) **قاتلان اہلبیت کا مذہب** اہلبیت جیسے شہیدوں اور مقتولوں کے ساتھ ان کے قاتلوں کے ناموں سے معہ مختصر کیفیت اور حق کے ساتھ باطل گمراہ لوگوں سے خدا اور رسول اور اہلبیت کے دشمنوں سے واقفیت ہر اک پر واجب ہے۔ تولا کے ساتھ برأت یا سب و شتم کہاں تک صحیح ہے۔ نہایت ضروری باتوں کے فیصلے اس میں کیے ہیں... ۲۰ر

(۱۳) **دینیات کی پہلی کتاب باتصاویر** دینیات شیعہ کا دلچسپ سلسلہ چار یا پنج جلدوں میں تیار ہو گیا ہے۔ جو کہ لڑکوں لڑکیوں کے حسب عمر ضروریات پر بنایا گیا ہے۔ اور عبارت اور مضامین کے لحاظ سے تمام مروجہ دینیات سے جدا اور مفید ثابت ہو دام وا پس پہلی کتاب مقبول ہوئی۔ ۱ے ر

(۱۴) معہ اُردو و ہ اسلامی قاعدہ باتصاویر ۱ر

نوٹ اتنے رسالے دو روپیہ (عہ۲) میں ہوں گے۔

(۱۵) **قانون قدرت** اخلاقی آیات کا باترجمہ مکمل انتخاب علماء فریقین کا دستخطی رسالہ۔ ۱۹۱۲ء میں تیار ہوا علمائے فرنگی محل جناب مولوی عبدالباری صاحب مرحوم۔ جناب مولوی عبدالمجید صاحب مرحوم کا تصدیق کیا ہوا۔ علمائے شیعہ میں جناب مولوی آقا حسن صاحب مرحوم مجتہد اور جناب مولوی محمد رضا صاحب مرحوم کا مصدقہ اہلسنت حضرات کے اخباروں میں ریویو ہوا

اور ان کے ذریعہ سے بہت خریدا گیا
چند نسخے پڑے ہیں قیمت ۔۴ ر

نوٹ: اس کتاب کے بہت سے رسالے آٹھ دس تعداد میں لکھ کر چھوڑ دیے گئے۔

(۱۶) شام غم غم کا جدید عنوان سے فلسفہ ہے دنیاوی غم کے متعلق تمام باتوں کو دکھا کر اسکو امام حسینؑ کے غم سے مقابلہ کر کے دکھایا ہے کہ تمام انبیا کے غم بہت جلد فنا ہو جاتے ہیں اور حسین کا غم روز بروز ترقی یافتہ ہو کر تا قیامت کیوں باقی رہ سکے گا۔۔۔۔ ار

(۱۷) فلسفہ تکلیف اسمیں تکلیف کی حقیقت ظاہر کی ہے اس سے پھر امام حسینؑ کی انبیا کی تکالیف کا موازنہ کر کے ان کے مراتب کو سب سے بڑھا کر ثابت کیا۔۔۔۔ ار

نوٹ: یہ دونوں رسالے شائع ہو چکے اب موجود نہیں۔

یہ وہ ذخیرے ہیں جو رفتہ رفتہ چھپنے والے ہیں

ممبروں کی تعداد اضافہ ہوتے ہی فوراً چھپوائے جائیں گے

(۱۸) ہمارے آنسو اسمیں گریہ و بکا کی قدر و منزلت اور اسکے متعلق فلسفیانہ ضروری باتیں اسکے اقسام ۲ - یا ۳ جز

(۱۹) قانون تمدن ونظام عالم اس میں سب سے جدا نئے طریقہ پر روزمرہ کے طرز عمل سے برائت اور تقیہ کا ایسا ثبوت دیا ہے کہ ہر مذہب کا شخص سمجھ کر اقرار کرلے کہ تقیہ فطری چیز ممدوح خاص و عام ہے۔

اسمیں ایسا معمولی ایک شجرہ بالنقشہ تیار کر دیا ہے کہ جس سے

تولا۔ برات و تبرا۔ تقیہ عام اور
خاص۔ تعصب توریہ کا ماخذ
ہر اک کو معلوم ہو جائے کہ انسان
کے کس عمل ظاہری اور باطنی جذبہ
سے کونسی چیز ظاہر ہوتی ہے جس کو
جھوٹ سے نفاق ریاکاری وغیرہ
الزام سے صفا سچا کر دکھایا ہے

(۲۰) نقاب حسن پردہ کی
حمایت میں اکثر نے مضامین
لکھے ہیں ہم نے سب سے جدا
رنگ مختصراً اختیار کیا کہ جس پردہ
میں مرد اپنی شان بڑھانے کو
فخر سمجھتے ہیں۔

(۲۱) مرقع عالم اس میں حق
فلسفہ خیر و شر اور خیر باتوں
فاروق حق و باطل کو یکجا دکھا کر
خدا کی طرف اور باطل شر باتوں کو
شیطان کی جانب منسوب کیا ہے

ان کے شکوک کو مع جوابات ذکر
کیا ہے صاحبان حق اور باطل
کی شناخت کے طریقے۔ اور حق
و باطل میں کس کس نے فیصلے کئے
غرضکہ تمام عالم کے خیر و شر حق و
باطل کا مرقع ہے ۸ یا ۹ جزو

(۲۲) فلسفہ محن و بلا سے انسان
اور دیگر
اشیا میں جانچنے کے اصول قائم
کرکے پھر انسان کے انتخاب
کرنے کا اختیار کس کو ہوتا ہے
۴ جزو۔ سب سے جدا خلافت
الٰہی کا ثبوت دیا ہے۔

(۲۳) فلسفہ شجاعت شجاعت
کی
حقیقت فلسفہ اخلاق سے دینی دنیاوی
بہادری کی جدا شان کربلا کے
دینی بہادروں کی کیفیت اور دنیا کے

(۲۴) فلسفہ شہادت | ایک جزو میں شہادت

کی حقیقت دکھائی ہے۔

(۲۵) صحیفۂ زریں | احادیث فضائل

مناقب اہلبیت علیہم السلام کا مختصر مجموعہ

(۲۶) ذخیرۂ معلومات | سالہ ۱۹۱۱ء میں بچوں

کے لیے اُردو میں معلومات دینی دُنیاوی اس رسالہ میں نہایت آسان طریقہ پر بتایا ہے ۸ جزو۔

(۲۷) جواہر اسلام | سنہ ۱۹۱۰ء میں بچوں

کے لیے اعتقاد اور نماز روزہ بتانیوالا رسالہ تیار ہوکر یورپ میں شائع ہوا۔

(۲۸) صبح قیامت کے آثار | یہ پہلا جزو ہے ۱۹۱۰ء

ہاتف غیبی کی آواز

میں مقام دہلی علم کی شکل سے بڑے کاغذ پر چھپوا کر بڑے شہروں میں شائع کیا ار

(۲۹) فلسفہ برات

حقیقت لعنت

(۳۰) فلسفہ شادی و مسرت

دیگر اُردو فارسی کے کورس

(۳۱) تمنائے پارس

(۳۲) تجدید فارسی

(۳۳) تکمیل فارسی

(۳۴) جامع القواعد

(۳۵) خلاصہ قواعد انگریزی اُردو

(۳۶) نسیم اُردو

(۳۷) بہار اُردو

(۳۸) گلدستہ اُردو

(۳۹) منظومہ حیات اُردو

مشاہیر شعرا کے کلام اور فارسی

یہ دو ضخیم کتابیں ایسی ہیں کہ جو اپنے عنوان
(۴۳) بہار حسن و عشق اور بہار محبت کے
نام سب سے جدا قابل فخر پہلی کتابیں
ہوں گی۔

(۲) بہار حسن کے پانچ باب ہیں
باب اول دیباچہ حسن تفسیر طلعت
حُسن۔
باب دوم۔ حُسن کا جذر و مد
بہار اور خزاں کا منظر
باب سوم قاطع غرور و ناز حُسن۔
باب چہارم متعلقات حُسن۔
باب پنجم انقلاب حُسن۔
پردہ کی حمایت کی ہے۔ اس حُسن
کے پردہ میں اسلامی باتوں کا
حسن اور تصوف کے کل رنگ کو
باطل کیا ہے۔

نوٹ اس کتاب کے فقط
سرخیوں کی فہرست پانچ چھ صفحوں پر
ہوگی اسکا دیباچہ جدا ہے

جسمیں اصول اسلام کے حُسن
دکھائے ہیں۔

(۴۴) شمع محبت یہ کتاب پوری
چھپے تو سات سو آٹھ سو صفحہ سے
کم نہ ہوگی۔ اسمیں زمین آسمان
کی تمام محبتوں کے کرشمے بارہ
چودہ اقسام محبت اور کل مسائل
محبت کے سلسلہ میں برحق باتوں
کو ثابت کیا ہے۔ حق و باطل کا
آئینہ ہے۔

(۴۵) فتواے دواد ضاد

(۴۶) الفرض اسمیں خدا انبیاء
اولیا ائمہ اور
علما۔ جملہ اہل پیشہ اہل قلم اہل
زراعت اہل فن کے فرائض
کو دکھایا ہے۔

(۴۷) ہند اور فنیش
(۴۸) ہند اور سوراج

ہم حسینی مشن کے ممبر یا سرپرست کیوں نہیں

بحمد اللہ خدا نے جبکہ کروڑوں قیمت کے اعضاء و جوارح دیے
ہیں ان کی تمام خواہشیں پورا کرنے کے حسب حیثیت اسباب فراہم
کیے ہیں طبیعت بہلانے کو بیوی بچے اور یار و احباب
کم و بیش عطا کیے ہیں ان کے تلف ہونے پر رنج و غم
اور صبر تسلی حاصل کرنے کو حسینؑ کا غم عنایت فرمایا ہے
دُنیا کے تمام طاقتوروں سے بڑھ کر ہم کو ائمہ اہلبیت جیسے
الٰہی قدرت و اختیارات کے مالک و پیشوا عنایت کیے ہیں
اور ہماری تمام دُنیاوی و دینی مشکلوں کو بوقت مصلحت
خدا دور کرنے کے ضامن ہوئے ہیں۔ باوجود ان باتوں
کے پھر بھی اہل زمانہ نے سدا اُن کی مخالفت پر کمر باندھی ہو
ان کے فضل و کمالات چھپائے ان کے نام و نشان
مٹانے پر ہمیشہ آمادہ رہا ہو تو پھر ہمارا سب کا یہ فرض ہونا
چاہیے کہ ان کے حقوق و کمالات دُنیا کو دکھانے ان کے
حقوق کے تلف کرنے ان پر ظلم و ستم کرنے کا دشمنوں سے مظاہرہ
کرنے ان کے ایام مصائب میں غم کرنے ان کے ایام مسرت
میں خوشی کرنے پر ایسی آزادگی کے زمانہ میں ہمہ وقت
مستعدی دکھائیں اپنی جملہ اذیتوں اور پریشانیوں کو ہرگز

دہیان ہیں نہ لاکر ان کی سلسلہ بہ سلسلہ اولاد کہلا کر جگہ جگہ
محکمہ سرکار حسینی کے رفیق کار و رضا کارین کر ممبر اور
سرپرست ہو کر اپنی اپنی خدمات کے تمغے اور سرٹیفکٹ
حاصل کرنے کو اپنا فخر نہ سمجھیں۔
جہاں جہاں تبلیغی مجالس تبلیغی ادارے اور رسالے
شائع ہونے کی خبریں سنیں وہاں پہونچ کر یا اخبار اور
رسالے تبرکاً منگا کر اپنے مذہبی جذبات کو دیگر اقوام کے
سامنے اُن سے زیادہ عمل سے ظاہر کر دکھائیں تو ہم دُنیا
میں خدا پرست مذہب پرست اور اہلبیت پرست بھی
کہلا کر سرخرو ہوں اور بروز حشر ان کے سامنے سرخرو ہو جائیں
ہم کو اپنے دلی جذبات کے سامنے اداروں کی روز
بروز تعداد میں زیادتی کی ان کی کتابوں کے بار کی ان کی
کتابی خرابیوں کی یا ان کے واسطے کسی زبردست با اثر
شخص کی تحریک کی کسی نمائشی لبھاؤلی کسی کے دباؤ کی
اخباروں میں خاصکر کتابوں کی تعریف و توصیف کے سُننے کی
ہرگز پرواہ نہ کرنی چاہیے۔

اگر بالفرض کسی مشن کی ممبری یا کہ کتابوں کی خریداری مذہبی
مقامی غیر مقامی چندے بار خاطر ہوتے ہوں تو انکی سال بھر
کی مجموعی دس پندرہ یا کسی کی پچیس تیس یا کسی کی چالیس
پچاس رقم کو اپنے مرضی کے ضروری غیر ضروری نمائشی اخراجات
کی ہزاروں روپیہ کی رقم سے مقابلہ کیجیے تو بے حقیقت نا قابل
ذکر نا قابل فخر ثابت ہوگی۔ یہاں پر وہ عالی ہمت حضرات مستثنیٰ
ہیں کہ جن کی رقم بہ نسبت اپنے اخراجات کے مذہبی خدمات
میں کام آتی ہو۔

پس جہاں اہلبیت کی خدمات کو اکثر اہل قلم نے مختلف مقامات
سے شائع کرکے دکھایا ہے وہاں ہم نے حسینی مشن اٹاوہ سے
بیس برس کی مذہبی خدمات کو کچھ عرصہ سے شائع کیا ہے تو انکی
خریداری قبول کرنے کے لیے دیگر اقوام کے بکثرت مشنوں سے اثر
لے کر خود کو قربۃً الی اللہ آمادہ کر دیں۔ ممبری عہ سرپرستی صہ

والسلام خیر ختام

سکریٹری حسینی مشن اٹاوہ

مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۳۵ء